روداد نویسی

انسان کو زندگی میں طرح طرح کے معاملات کو ضبط تحریر میں لانا پڑتا ہے۔ مثلا کسی واپسی کی روداد ذاتی دائری درخواست مکالمہ یا لین دین کی رسیدیں وغیرہ۔ ذیل میں کلیاں کی رہنمائی کے لئے چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

روداد: عدالت کی کارروائی اور مقدمے کی کیفیت کو بھی کہتے ہیں۔ کسی تقریب ، اجلاس، مشاعرے اور ادبی محفل کی صورتحال اور کیفیت یعنی جو کچھ وہاں پیسہ آیا ہے اسے قلمبند کرنا بھی روزہ کہلاتا ہے ۔اس کے علاوہ حادثات و واقعات کی تحریری طورپر بیان کرنے کو بھی روداد کہتے ہیں۔

روداد نویسی کے اصول

- لکھنے والے کا مشاہدہ گہرا ،نظروں سی اورانداز چھوٹا ہوتا ہے تقریب کا کوئی اہم پہلو اس کی نظر سے اوجھل نہ رہے۔
- جلسے کی نوعیت ، تاریخ ، مقام ، حازرین اور مقررین کا ذکر ضروری ہے۔

مقررین کی تقریروں کے اہم نکات شاعروں کے وہ اشعار جن پر پرداد ملی ہوں ہو اور جناب صدر کے خیالات وقت کا ترتیب دینا اور حسن ادا کے ساتھ پیش کرنا۔

- روداد میں واقفیت ہونی چاہیے۔ اس میں حسن دا ہونی چاہیے۔
- مگر اس قدر زیادہ نہیں کہ روداد ایک مضمون معلوم ہو،
- ایک روداد نویس (رپورٹر) کو اپنی رائے تبصرہ یا تنقید سے گریز کرنا چاہیے۔ بلکہ یہ بتانا چاہیے کہ سامین کا کسی مقرر شاعریا ادیب کے بارے میں مجموعی تاثر کیا تھا۔

یوم قائد اعظم کی روداد

اسکول میں ہر سال بڑے تمام ہوں جو سے یوم قائد اعظم منایا جاتا ہے۔ اس بار بھی قائد اعظم کیے یوم ولادت کے موقع پر ایک شاندار اور پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا ۔اس تقریب کا نمایاں پہلو سکول ہال میں منعقد ہونے

والا جلسہ تھا۔ جس کے لیے تحریک پاکستان کے ممتاز قائدین کو مدعو کیا گیا تھا کہ وہ اپنی چشم دید مشاہدات اور تجربات کی روشنی میں طلبہ کو 16 پاکستان کی تاریخ ساز جدوجہد کے مختلف پہلو سے آگاہ کریں۔

مقررین نے بہت خوبی سے تحریک پاکستان کے مختلف مراحل پر روشنی ڈالیں ان کی تقریروں سے پوری طرح واضح ہوگیا کہ برصغیر کے مسلمانوں کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کیوں تاریک ایسے موڑ پر آپہنچے ہیں جہاں ان کی موت اور حیات کا فیصلہ ہونے والا ہے اگر انہوں نے تحریک پاکستان کا ساتھ اپنے پورے عزم اور استقامت سے نہ دیا تو مخالف قومی ان کی قوموں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں گی۔

سکول کے طلبہ کے ذہن نشین ہوگیا کہ ان کے آباواجداد نے حصول پاکستان کے لیے بے مثال قربانیاں پیش کی ہیں یہ انہی کا کا احسان ہے کہ آج ہم قوموں کی برابری میں سر اٹھا کر چلنے کے قابل ہے۔ جناب صدر نے آخر میں اپنے اختتامی کلمات میں معزز مہمانوں مقررین حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا۔

❖ اپنے سکول میں منعقد ہونے والی تقریب "بسلسلہ یوم اقبال" کی روداد لکھیں

روداد بسلسلہ یوم اقبال

علامہ اقبال کے یوم ولادت کے حوالے سے 9 نومبر 2013 کو ایف جی سکول راولپنڈی کے جوبلی ہال میں ایک خصوصی تقریب ہوئی۔

مہمان خصوصی کے بروقت پہنچنے پر تقریب کا باقاعدہ آغاز بھی تلاوت کلام پاک سے بروقت ہوا تلاوت کے بعد کلاس نہم کے طالبعلم علی شیر نے سرور کائنات ﷺ کی بارگاہ میں نذرانہ نعت پیش کیا اس کے بعد کلاس دہم کے طالب علم محمد غفران نے اقبال اور تصور عشق کے حوالے سے تقریر کی اس نے اقبال کی زندگی اور کلام سے مثالوں کے ذریعے اس نکتے کی وضاحت کی کہ ان کا دل عشق رسول ﷺ کے جذبے سے کس طرح لبریز تھا۔

ان طلباء کے سٹیج سیکرٹری نے مہمان خصوصی سے درخواست کی کہ وہ فکر اقبال کے حوالے سے اپنے قیمتی خیالات سے حاضرین کو مستفید کریں۔ مہمان خصوصی نے اقبال کی شخصیت پر گفتگو کرتے ہوئے خاص طور پر

اس امر کا اظہار کیا کہ عصر حاضر میں فکر اقبال پر عمل ہی ہماری ملکی وملی بقا کا انحصار ہے۔ اس کے نتیجے میں ہم اپنے معاشرے میں موجود سماجی گہرائیوں اور قومی سطح پر بظاہر ہونے والی منفی اخلاقی اقتدار سے چھٹکارا پاکر ترقی کے راستے پر گامزن ہو سکتے ہیں انہوں نے طلباء کو تلقین کی کہ وہ فکر اقبال کی پیروی کرتے ایک مضبوط اور مستحکم پاکستان کی تعمیر و تشکیل میں اپنا کردار ادا کریں اس کے بعد سٹیج سیکرٹری نے تقریب کے اختتام کا اعلان کیا مہمان خصوصی، اساتذہ کرام اور مقرر طلباء کی چائے کے ساتھ ضیافت کی گئی جبکہ باقی طلباء نے اپنے اپنے گھروں کا رخ کیا۔

- تقریب یوم آزادی کی روداد قلمبند کیجئے

روداد تقریب یوم آزادی

آزادی بیش بہا نعمت ہے اس نعمت کی قدر ایک غلام ہی جانتا ہے انسان کو باشعور ہستی ہے۔۔۔۔۔۔ پنجرے میں قید ہوتا ہے تو وہ آزادی کے لیے تڑپتا ہے۔ زندہ قوم کی علامت ہے کہ وہ اپنی تاریخ کو یاد رکھتا ہے اور اپنی تاریخ کو ہر آنے والی نسل کے سینوں میں اتارتی رہتی ہے۔

اس سال ہمارے اسکول میں بھی یوم آزادی کی تقریب کا اہتمام کیا گیا ہے تقریب کے صدر جناب پرنسپل رانا محمد سہیل تھے اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض سینئر ٹیچر قیصر محمود نے ادا کیے۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا میٹرک کے طالب علم راشد تنویر نے بڑی خوش الحانی سے قرآن حکیم کی چند آیات تلاوت کیں۔ اس کے بعد نعت رسول مقبول ﷺ کے لیے کلاس نہم کے ایک طالب علم نے آواز کا ایسا جادو جگایا کہ حاضرین پر سرور و مستی کی کیفیت طاری ہوگئی۔

اس کے بعد سیکریٹری صاحب نے تقریر کے لئے کلاس دہم کے طالبعلم تنویر نیاز کا نام پکارا تقریر کا موضوع تھا تخلیق پاکستان کا مقصد۔ مقرر نے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں پاکستان کے بنیادی مقصد کو نہیں بھلانا چاہیے پاکستان کے قیام کا مقصدیہ تھا کہ یہاں اسلامی قوانین کا نفاذ کیا جائے اور اسلامی فلاحی مملکت قائم کی جائے لیکن افسوس اتنا عرصہ گزرنے کے بعد بھی ہم اس مقصد کو حاصل نہیں کر سکے۔

تحریک پاکستان اور قائداعظم کے عنوان پر پروفیسر احسان الحق نے جامع اور سیر حاصل تقریر کی انہوں نے قائداعظم کی خدمات کو سراہا اور ثابت کیا کہ وہ ایک عظیم لیڈر تھے انہوں نے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا اور ایک رُخ متعین کیا قائداعظم کی شب و روز محنت سے اللہ تعالی نے ہمیں پاکستان جیسی عظیم الشان

ریاست عطا کی ہمیں چاہیے کہ اس کا دل و جان سے تحفظ کریں۔

آخر میں مہمان خصوصی کو دعوت سخن دی گئی۔ خورشید ساجد، عالم فاضل آدمی ہیں تاریخ پر ان کی نگاہ گہری ہے انہوں نے تخلیق پاکستان کے مختلف مراحل کا ذکر کیا اور نہایت دل سوزی سے نوجوانوں کو اس بات کی تلقین کی کہ وہ ملک کی قدر کریں اور اس کی ترقی کے لئے اپنی صلاحیتوں کو وقف کر دیں مہمان خصوصی کی تقریر کے بعد مجلس نے تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا یوں اس تقریب کا اختتام ہوا مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔

- بازار میں ہونے والے بم دھماکے کی روداد تحریر کریں۔

بم دھماکہ

آج ہم حسب معمول لین سے بیدار ہوئے نہا دھو کر ناشتہ کرنے کے بعد اپنے دفتر روانہ ہوئے۔ مین بازار سے گزرے مین بازار میں بہت ہلچل رونق کی گاڑیوں کا جنون تھا موٹر سائیکلوں کا شور ریڑھی بانوں کی صدائیں غرض کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ مین بازار دراصل شہر کا مصروف ترین بازار یہاں ضرورت کی ہر چیز باآسانی دستیاب ہے۔

دو نومبر صبح 9 بجے جب لے مزار کے پاس ہجوم عروج پر تھا، تمام دفتر کے لوگ گزرے تھے کہ ایک زوردار دھماکے کی آواز گونجی جس سے آس پاس کی تمام عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ دھماکے سے بازار میں ایک کچھ بھی نہیں آرہا تھا کیا واقعہ رونما ہوا ہے بس ایک قیامت کا منظر تھا بازار میں دھواں کے بادل دکھائی دے رہے تھے ہر کوئی دوسرے کی مدد کرنے کی بجائے اپنی اپنی جان بچانے کی فکر میں تھا ایسا خوفناک منظر تھا جسے الفاظ .بیان نہیں کرسکتے دعا دعا اس نے کے بعد معلوم ہوا کہ ایک خودکش حملہ آور نے کسی سرکاری بس کو ٹارگٹ کیا ہے جس میںتقریبا 50 سرکاری ملازم سوار تھے ان میں سے دس تو موقع پر ہی دم توڑ گئے پچیس افراد شدید زخمی تھے اور کچھ تھوڑے زخمی لوگوں کی چیخ و پکار اور حالت زار دیکھ کر دل خون کے آنسوں رونے لگا اتنے میں حکومت پنجابی ایمبولینس 11.12 اور آدھی والوں کی امدادی گاڑیاں موقع پر پہنچ گئی پولیس نے تمام لاشوں کو نکالنے لگے

زخمیوں کو قریبی اسپتالوں میں بھیجوانا شروع کردیا میں نے دیکھا کی کی لاشوں کے جسم کے ٹکڑے قریبی درختوں پر لٹکے ہوئے ہیں لوگوں نے ان ٹکڑوں کو تاریک کھٹا کرنے کی کوشش کی ہر طرف خون کی ندیاں بہ رہی تھیصدر اور وزیراعظم نے فوری طور پر دھماکے کی پرزور مذمت کی اور کہا کہ ہماری جنگ دہشت گردوں کے خلاف جاری رہے گی۔ انہوں نے مرنے والوں کے ورثاء سے تعزیت کی اور مرنے والوں کے ورثا کو تین لاکھ اور زخمیوں کو ایک لاکھ مالی تعاون کا اعلان کیا۔ اللہ تعالی ہمارے ملک کو ایسی ناگہانی آفات سے ہمیشہ.بچا کر رکھے۔

ناقابل فراموش سانحہ کی روداد

میں نے اپنی زندگی کے اندر.بہت سے واقعات دیکھے ہیں لیکن حج میں ایک ایسے ثانیہ کا ذکر کر رہا ہوں جسے میں آج تک فراموش نہیں کر سکا۔

حادثہ سے بڑھ کر سانحہ یہ ہوا حادثے کو دیکھ کر لوگ ٹھہرے نہیں

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میٹرک کا طالب علم تھا۔ سردیوں کے دن تھے صبح کے آٹھ بجے ہوں گے کہ میں صدر سے اسٹیشن کی طرف جا رہا تھا موسم خاصا خوشگوار تھا سردی کی کی شدت مدت.بہت زیادہ تھی بڑی سہانی اور بھلی لگ رہی تھی لوگ بچے بوڑھے اور جوان خاصی بڑی تعداد میں سڑکوں پر نکل آئے تھے۔ بڑی رونق اور چہل پہل ہو رہی تھی۔ سائیکل سوار بڑی پھودی سے بسوں کاروں تنگ اور پیدل چلنے والوں کے بیچوں.بیچ سے

ہوتے ہوئے یہ جا وہ جا کا مظاہرہ کرتے دکھائی دے رہا تھا۔ ہر کسی کو جلدی تھی۔ یہ سکولوں اور دفتروں کے کھلنے کا وقت تھا۔ ایسے میں یہ تیزی یہ اجازت کوئی تعجب خیز نہیں تھی۔

میں ابھی چند قدم آگے ہی بڑا تھا کہ دیکھتا ہوں ایک تیز رفتار ٹیکسی انتہائی غیر ذمہ دارانہ کا مظاہرہ کرتی ہوئی اسٹیشن کے گول چوک کی طرف مڑتی تھی اس نے گو لچکر نصف کیا ہی تھا کہ دوسری طرف صدر سے آتے ہوئے ایک نو عمر لڑکے کی سائیکل کے ساتھ زور سے ٹکرائی۔ ایک دلخراش چیخیں اس کے منہ سے نکلی اور ساری فضا کام کر رہے گی پھر اس کے باوجودیوں لگا جیسے وہ لڑکا اٹھنے اور سنبھلنے کی کوشش میں ہو کچھ آوازیں سنائی دیں خیر بچ گیا ہے۔

مگر یہ دراصل موت سے زندگی کا آخری مقابلہ تھا۔ لوگ ادھر ادھر سے دوڑتے ہوئے بڑھ رہے تھے۔ اور ایک ڈائری کی صورت میں لڑکے کے گرد جمع ہو رہے تھے ان میں میں بھی شامل تھا سڑک کے وسط میں گورے رنگ کا لڑکا تڑپ رہا تھا اس کا سر پر چکا تھا منہ اور ناک سے خون بہہ رہا تھا اور اس کی حالت سے بے معنی آوازیں

نکل رہی تھی کہ وہ کس قدر۔ نہ کر ہولناک منظر تھا میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے خون جیسے لوگوں سے الگ ہوگیا اور دماغ ماؤف ہوگیا میری ایسی حالت ہیں کہ جیسے ہوش و حواس کھو چکا ہوں۔

اس پولیس والے پہنچ گئے انہوں نے ٹیکسی ڈرائیور کو اپنی نگرانی میں لیا۔ ٹیکسی کا نمبر لائسنس وغیرہ دیکھا جائے۔ حادثہ کا نقشہ بنایا اور پھر رپورٹ درج کرنے لگا۔

اس کے ساتھ یا خلقت چیپوں کا شور بلند ہوا کیونکہ نوجوان لڑکے کا جسم ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ اور اس کی روح پرواز کر چکی تھی اس کے بعد میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ادھیڑ عمر کا شخص مجمع کو چیرتا ہوا دھاڑے مارتا ہوا آگے بڑھتا ہے اس لڑکے کا باپ سا پیچھے پیچھے اسکیمات سر کو پیٹتی ہوئی بین کرتی ہوئی چلتی آرہی تھی کچھ اور عزیز و اقارب بھی ان کے ساتھ تھے لڑکے کا باپ ایک دم اپنے بیٹے کی لاش پر گرا اور لپٹ کر دھاڑیں مارنے لگا اس کی ماں پچھاڑیں کھا کر گرنے لگی غرض ایک کہرام مچ گیا پولیس والوں نے آگے بڑھ کر باپ کو اولاد سے جدا کیا دو آدمیوں نے بڑھ کر اس کو سہارا دیا کہ اتنے میں اس کی ماں چیخ مار کر گری اور غش کھا گئی پولیس نے لاش کو ایمبولینس میں ڈالا والدین کو ساتھ بٹھایا اور ہسپتال روانہ ہوئے۔

جب ایمبولینس روانہ ہوئی تو میرے کانوں میں کسی کی یہ آواز پڑی کہ اس گھر کا چراغ بجھ گیا وہ والدین کا اکلوتا بیٹا تھا اور ساتویں جماعت کا طالبعلم تھا۔

میں اس سانحہ کو کبھی نہیں بھلا سکوں گا اس کی یاد تازہ ہونے کے ساتھ ہی میرے جسم میں کپکپی سی دوڑ جاتی ہے اور میں اب بھی تھرتھراہٹ سی محسوس کر رہا ہوں۔

- جلسہ ملادنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روداد لکھیں۔

جلسہ ملادنبی صلی اللہ علیہ وسلم

یوں تو ہمارے شہر میں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑی شان و شوکت سے مناتے ہیں ۔ مگر اس سال تو نہایت ہی یہی اہتمام سے منایا گیا 12 ۔ ربیع الاول کو شہر بھر کے بازاروں میں میلہ منعقد کیے گئے ہ۔ مارے اسکول نے بھی اس سال عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کرایا۔ اس سلسلے میں ملک کے نامور علماء اور نعت خواں کو بھی بلایا گیا۔

تقریب کو پروقار بنانے کے لیے پرنسپل صاحب نے بہت محنت کی اور ان کی اس لگن کو دیکھتے ہوئے اساتذہ نے بھی ان کی مدد کی ۔ تقریب کو پورا کرنے کے لیے دو دن مسلسل محنت کی گئی تاکہ کہیں کوئی کمی نہ رہ جائے طلباء نے بھی جوش و خروش سے اس کی تیاری میں حصہ لیا اسکول کی کلاسس کو صاف کیا گیا کروں کو نئے سرے سے رنگ و نور کیا گیا اسکول کے باغوں میں ترا ذکر اس کی گئی پورے سکول میں رنگ برنگی جھنڈیاں لگائی گئی ایک دن پہلے سعد میں آنے لگا دیے گئے اور صدارتی کرسی کے ساتھ صوفوں اور کرسیوں کی قطاریں مہمانوں کیلئے ترتیب سے آراستہ کی گئی پرنسپل صاحب نے خود تمام مہمانوں کا استقبال کیا اور باری باری تمام اساتذہ کا ان سے تعارف کروایا تعارف کے دوران پرنسپل صاحب نے تمام اساتذہ کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اسکول کو فخر ہے اور آج علم و نور اور آگاہی کا یہ سفر ان کی راہنمائی کا ہی نتیجہ ہے۔ اس کے بعد سب اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے اسٹیج سیکریٹری نے تقریب کا آغاز کرتے ہوئے ملک کے نامور قاری کو تلاوت کے لیے مدعو کیا انہوں نے سورۃ رحمن کی ابتدائی سات آٹھ آیات تلاوت کیں اور ترجمہ بھی پیش کیا ان کی قرآت اور آواز نے ایک سحر طاری کردیا اور بے اختیار لوگوں کی زبان سے خراج تحسین کے الفاظ نکلنے لگے اس کے بعد ایک اور مہمان کو آپ ﷺ کی بارگاہ میں نعت پیش کرنے کے لئے مدعو کیا انہوں نے بہت ہی پیارے انداز میں آپ ﷺ کے حضور نعت کا حدیہ پیش کیا۔

اس کے بعد طلباء کے درمیان قرآت اور نعت خوانی کا مقابلہ ہوا ۔ طالباء نے نہایت گرمجوشی سے مقابلہ میں حصہ لیا اس کے بعد مہمان خصوصی کو نتائج کا اعلان کرنے کے لئے مدعو کیا انہوں نے تمام طلباء کو سراہا اور ایک ایک طالب علم کو سند دیتے، سر پر ہاتھ پھیرتے اور کچھ تعریفی کلمات بھی کہتے ہیں جو بے شک سنائی تو نہ دیتے لیکن ہونٹوں کی جنبش، طالبعلم کے چہرے پر کھلتی مسکراہٹ اور پرنسپل صاحب کے مشفقانہ توجہ صورتحال کی عکاسی کے لیے کافی تھی۔ مختصر یہ کہ ہر طالب علم کو اس کا صلہ مل گیا اس کے بعد مہمان خصوصی نے آپ ﷺ کی زندگی پر مختصر اور نہایت اہم روشنی ڈالی۔ مہمان خصوصی نے آپ ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور آپ ﷺ کی زندگی پر چلنے کی تبلیغ بھی کی انہوں نے بہت ہی اچھے انداز سے خطاب کیا تمام حاضرین نے ان کے انداز کو سراہا۔

اس کے بعد پرنسپل صاحب نے اسٹیج پر آکر آپ ﷺ کی زندگی پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور تمام مہمانان خصوصی کا ایک بار دوبارہ شکریہ ادا کیا اور آخر میں آپ ﷺ کے حضور سلام پیش کیا اور تمام مہمانوں کی کھانے سے تواضع کی اس طرح تقریباً دو بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

- تقریب تقسیم اسناد کی روداد لکھیں۔

تقریب تقسیم اسناد

انسان کی محنت کا پھل اُسے سرشار کر جاتا ہے۔ اسے کام کی تکمیل پر حسب توقع نتائج نکلنے پر جو خوشی حاصل ہوتی ہے اسے کسی پیمانے سے ناپا نہیں جا سکتا یہی کیفیت اس دن ہوتی ہے جب طلباء سارا سال محنت سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اسناد حاصل کرتے ہیں لڑکپن کا یہ دور ان کی تعلیمی جدجہد اور حصول علم کی تڑپ اس وقت دیدنی ہوتی ہے جب انہیں اسناد کی صورت میں اس کا صلہ ملتا ہے۔

مجھے بخوبی یاد ہے کہ یہ 25 مارچ 2012ء کی ایک خوشگوار صبح تھی ہمارے سکول کا یہ ایک یادگار دن تھا اس روز تمام کامیاب طلباء کو اسناد تقسیم کی جاتی تھیں تقریب کو پروقار اور منظم بنانے کے لیے دو دن تک مسلسل محنت کی گئی تا کہ کہیں کوئی خلا و خامی نہ رہ جائے طلباء نے بھی جوش وحروش سے اس تیاری میں حصہ لیا اسکول کی کلاسز کو صاف کیا گیا، کمروں اور ورانڈوں پر نئے سرے سے رنگ و روغن کیا گیا، اسکول کے باغیچوں کی تراش خراش کی گئی پورے سکول میں رنگ برنگی جھنڈیاں لگائی گئیں ایک دن پہلے شادمیانے لگا دیے گئے اور صدارتی کرسی کے ساتھ صوفوں اور کرسیوں کی قطاریں مہمانوں کے لیے ترتیب سے آراستہ کی گئیں غرض یہ کہ سکول کا رنگ نکھر گیا۔

مہمان خصوصی کے طور پر وزیر تعلیم کو مدعو کیا گیا ڈائریکٹر تعلیم خود تمام انتظامات میں دلچسپی لے رہے تھے اور ان کی دلچسپی کو دیکھ کر پرنسپل صاحب شاداں و فرماں اسکول کے اسٹاف کے ساتھ متحرک تھے مقررہ وقت

سے تقریباً دس منٹ فرق سے وزیر تعلیم تشریف لے آئے انہیں گیٹ پر ڈائریکٹر اور پرنسپل صاحب نے خوش آمدید کہا اور انہیں لے جاکر کرسی صدارت پر تشریف رکھنے کی استدعا کی گئی۔

پرنسپل صاحب نے سکول کے اساتذہ کا فرداً فرداً تعارف کرایا اور مسکراتے ہوئے کہا یہ وہ لوگ ہیں جن پر سکول کو فخر ہے اور آج علم ونور اور آگاہی کا یہ سفر انہی کی رہنمائی کا نتیجہ ہے وزیر تعلیم اساتذہ سے مل کر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ آج میرا یہ مقام بھی یہ اساتذہ کا مرہون منت ہے اس کے بعد سب اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔

اسٹیج سیکرٹری نے تقریب کا آغاز کرتے ہوئے قاری محمد طیب کو تلاوت قرآن حکیم کے لیے کہا انہوں نے سورۃ الرحمن کی ابتدائی سات آٹھ آیات تلاوت کی اور ترجمہ بھی پیش کیا ان کی قرآت اور آواز نے ایک سحر طاری کردیا اور بے اختیار لوگوں کی زبان سے تحسین و آفریں اور سبحان اللہ کی آوازیں بلند ہوئیں ان کے بعد آقائے نامدار فخر موجودات امام الانبیاء ﷺ کی بارگاہ میں نعت پیش کی۔ یہ سعادت میٹرک کے طالب علم رشید عثمانی کے حصے میں آئی۔

اس کے بعد بڑے پروقار طریقے سے تقسیم اسناد کا سلسلہ شروع ہوا وزیر تعلیم ایک ایک طالب علم کو سند دیتے سر پر ہاتھ پھیرتے کچھ تعریفی کلمات بھی کہتے جو بے شک سنائی تو نہ دیتے لیکن ہونٹوں کی جنبش، طالب علم کے چہرے پر کھلتی مسکراہٹ اور پرنسپل صاحب کے مشفقانہ توجہ صورت حال کی عکاسی کے لئے کافی تھی مختصر یہ کہ ہر طالب علم کو اس کا صلہ مل گیا پرنسپل صاحب نے سکول کی کارکردگی اور پچھلے نتائج پر روشنی ڈالی اور ثابت

کر دیا کہ ہمارا سکول علاقے کے دیگر اسکولوں کی نسبت زیادہ فعال اور اچھے نتائج کا مظاہرہ کرتا ہے انہوں نے اسکول کے چند مسائل کا تذکرہ بھی کیا اور انہیں ان کے حل کے لیے وسائل مہیا کرنے کی استدعا کی۔

وزیر تعلیم نے طلباء اور ان کے والدین اور اساتذہ کو شاندار کارکردگی پر مبارکباد پیش کی اور امید کا اظہار کیا کہ آئندہ بھی یہ روایات باقی رہیں گی انہوں نے یہ وعدہ بھی کیا کہ وہ اعلی حکام کے سامنے فروغ تعلیم کے سلسلے میں کچھ نہیں تجاویز بھی رکھیں گے کیونکہ آج کی تقریب کے نتیجے میں ان کی سوچ کو بھی ایک نئی جہت ملی ہے۔ انہوں نے جدید ٹیکنالوجی کے حوالے سے کمپیوٹر کی کلاسوں، انفارمیشن ٹیکنالوجی، بیالوجی اور تجربہ گاہوں میں سامان کی فراہمی کے سلسلے میں سرکاری توجہ دلانے کا وعدہ کیا اور خود اپنے صوابدیدی اختیارات کے تحت لائبریری کے لئے ضروری کتابوں کی خرید اور اس کے معیار کی بلندی کے لیے ایک لاکھ روپے کی گرانٹ اور کمپیوٹر کی فراہمی کے لیے مزید ایک لاکھ کی منظوری دلوانے کا وعدہ فرمایا حاضرین نے ان کی علم دوستی کو بے حد سراہا۔ انہوں نے اساتذہ کو دوبارہ مبارکباد پیش کی اور اپنی نشست پر چلے گئے اس طرح تقریباً دو بجے یہ پروقار تقریب اختتام

پذیر ہوئی۔

- اپنی سالگرہ کی روداد لکھیں۔

سالگرہ

میں نے اپنی سالگرہ بڑی دھوم دھام سے منائی۔ میں نے اپنی سالگرہ کے موقع پر اپنا گھر خوبصورت لڑیں اور جھنڈیوں سے سجایا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ رنگ برنگی آگے خوبرو کو بھی سجاوٹ کے طور پر لگایا ہوا تھا میں نے اپنے بہت سے دوستوں رشتے داروں کو بھی بلایا ہوا تھا جن میں سے بہت سے وقت سے پہلے پہنچ گئے تھے اور باقی پہنچنے والے تھے۔ اور کھانے میں پکنے والے کھانوں کی خوشبو سارے گھر میں پھیلی ہوئی تھی۔

کئ ننھے منھے بچے بھی اس تقریب میں مدعو تھے جو رنگ برنگے کپڑے پہنے پریوں کی مانند لگ رہے تھے۔ تقریبا ایک گھنٹے تک تمام کے تمام مہمان پہنچ چکے تھے میرے تمام دوست میرے لئے بہت سے تحائف لے کر آئے تھے تھوڑی دیر بعد میرے والد صاحب بہت بڑا ایک لے کر آئے اور انہوں نے اس کے اردگرد آرائشی موم بتیاں روشن کیں۔

میری والدہ بھی میرے ساتھ آکر بیٹھ گئی اور مجھ سے باتیں کرنے لگی اس کے بعد میں کیک کاٹنے کے لئے اٹھا تو تمام مہمان اور بچے کے گرد کھڑے ہوگئے میں نے تعلیم سالگرہ مبارک کی گونج میں کیک کاٹا میں نے کیک کاٹ کر سب سے پہلے اپنی والدہ اور والد کو کیا کھلایا انہوں نے مجھے بہت زیادہ مبارکباد اور دعائیں دیں اور مجھے اپنے اپنے تحائف بھی دیئے جن کو دیکھ کر میں بہت خوش ہوا اس کے بعد میں نے کیک کاٹ کر باری باری تمام لوگوں کو پیش کیا۔

اس کے بعد میرے دوست میرے ساتھ آکر بیٹھ گئے اور میں ان کے ساتھ باتیں کرنے لگا تھوڑی دیر بعد کھانے کا انتظام بھی ہوگی اور سب لوگ کھانا کھانے میں مصروف ہوگئے اس کھولنا شروع کر دیے تم انتہائی بہت

خوبصورت ہے کسی نے کی تعبیر تحفے میں دی تھی کسی نے سوٹ کسی نے قلم کسی نے پرفیوم اور کسی نے پھولوں کا گلدستہ میری والدہ نے میرا دل پسند پرفیوم مجھے گفٹ میں دیا تھا جسے دیکھ کر میں بہت خوش ہوا میرے والد صاحب نے مجھے ایک بہت ہی پیاری گھڑی کیف میں دی تھی جو میری کلائی میں بہت خوبصورت نظر آرہی تھی۔

تقریب کہ اختتام پر میں نے اور میرے والدین نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کی اور تمام مہمانوں نے بھی اتنی خاطر مدارت کا شکریہ ادا کیا اس تقریب کی کیمرے سے بہت سی تصویریں بھی بنائی گئیں بہت سے مہمان جا چکے تھے اور میں اپنے دوستوں کے ساتھ جاکر خوش گیموں میں مصروف ہوگیا آہستہ آہستہ تمام مہمان جو ابھی تک نہیں گئے تھے وہ بھی چلے گئے۔ اس وقت رات کے گیارہ بج رہے تھے اور میں بھی تھک چکا تھا اور سونے کے لئے اپنے کمرے میں چلا گیا تقریب اتنی دیر سے اس تھی کہ وقت گزرنے کا احساس بھی نہ ہوا۔